منشورِ محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہر محتاج بخانم ؛ باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلاتوریہ انجیل بہ تعجیل ؛ گویان صفت دیرینہ مبر در محمدؐ

نمبر ۳۶ | مطبوعہ ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بحساب پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئے

قبول اسلام

(راندیر مین)

جناب حاجی مولوی یوسف صالح صاحب پو تحریر فرماتے ہین ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری کو ایک ہندو لڑکی اٹھارہ سالہ اپنی آبائی دین سے تائب ہوکر غلام محمد صاحب کے ہاتہ پر مشرف باسلام ہوی۔

(بمبئی مین)

جناب ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام صاحب عثمانی تحریر فرماتے ہین ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز جمعہ کو مسجد جامع مین ایک جوان کرستان مشرف باسلام ہوا۔ پولس نے اس سے تحقیقات کی کہ وہ کیون مسلمان ہوا۔ پوچہا کہ کسی نے جبر تو نہین کیا یا شراب پی تی یا مجنون و دیوانہ تو نہین ہوگیا اس نے کیسا برجستہ جواب دیا کہ نہ مین نے شراب پی ہے نہ مین مجنون ہون بلکہ میرے رب نے خبث سے چھوڑا کر دین قویم کی ہدایت کی۔

وہی صاحب تحریر فرماتے ہین آج ۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ یوم جمعہ کو بعد نماز کے بارہ ہنود جنمین کچہ عورتین اور لڑکیان لڑکے مرد جوان بوڈہے تھے مشرف باسلام ہوئے ؎

چمکا ہوا ہی آج ستارہ محمدی
لاکہون ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

اللہم ایدالاسلام والمسلمین بحرمۃ القرآن وسید المرسلین صلی اللہ علیہ واتباعہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

(آگرہ مین)

پچہلے ہفتہ مین ایک نوجوان فرانسیسی مسمی اڈورڈ الگزانڈر نے بطیب خاطر عالیجناب مولوی سراج الاسلام صاحب امام جامع مسجد کے دست مبارک پر مشرف قبول اسلام حاصل کیا۔ دبیر یکم جولای سنہ ۱۲

(لورپول مین)

۸ اجون کو جناب شیخ عبداللہ کو سلیم صاحب کے لکچر کے ختم ہوتے ہی ایک آدمی مسلمان ہوا۔

لورپول کے حالات

یکشنبہ کے روز ۱۴ رجون کو جناب عبد اللہ ایچ کوئیلم صاحب نے ایک لکچر دیا۔ یہ لکچر اسکا بقیہ تہا جس کو انہون نے دو ہفتہ کے قبل دیا تہا۔ یہ دونون لکچر ایک رسالہ کی صورت مین شایع کئے جاوینگے۔

۱۸ رجون کو عبد اللہ کوئیلم صاحب نے ایک دوسرا لکچر دیا جسمین صنعت کردگار کا بیان تہا یہ لکچر مسجد مین دیا گیا تہا اور استماع کی غرض سے بہت لوگ حاضر ہوے تہے تمہید ضروری کے بعد انسان اور خدا کے کاروبار مین جو فرق ہوا کرتا ہے اسکو ظاہر کرکے انہون نے کہا کہ عیسائیون کا عقیدہ ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے کام پر نظر کیا اور دیکہا کہ وہ کیسا ہے۔ اللہ نے آدم کو پیدا کیا۔ آدمی بدکار ہونے سے اللہ ناخوش ہوتا ہی بدکار آدمی گنہگار ہوجاتا ہے تو نجات کی فکر ضروری ہوی یہ نجات بعض اللہ تعالی کے بیٹے سے حاصل ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ کرستانون کا خدا تباہ و تاراج کرنے والا ہے کیونکہ اس نے اپنے بیٹے کو قتل کرایا۔ باپ کی خطا کے سبب بیٹا فوج کیا گیا۔

اسلام کا خدا ایسے باتون سے بالکل بری ہی ہمارے پاک صانع کو کوی بیٹا کمک دینے والا نہین ہے خدای واحد و لاشریک بہت بڑا صانع ہے اسمین کوی بات عقل و دانش کے خلاف موجود نہین ہے۔ ہر یک مسلمان کو اسکے اعمال کے مطابق سزا ملیگی اور کوی مسلمان خدائے عزوجل کی رحمت سے محروم نہ رہیگا۔ اسطرحکا عقیدہ عیسویونکا نہین ہے۔

۴ رجون کو مسجد کے حاضرین مین بمبی کے اسماعیل یوسف بہی تہے۔ سہ شنبہ ۸ رجون کو ایک عقد باندہا گیا جسکو ملاکر اس مسجد مین جملہ ۷ عقد ہوے۔

جناب شیخ محمد الگزانڈر رسل وب صاحب

اخبار مسلم ورلڈ کی جسکو محمد وب صاحب شایع کرنے والے تہے اسوقت تک دو کاپیان شایع ہوگئین۔ تقطیع اخبار گرافک کی ہے نہایت عمدہ کاغذ خوشنما ٹیپ اور عمدہ عمدہ مضامین سے مملو ہے مفصل حال کسی آیندہ پرچہ مین درج ہوگا۔ ماہ اکٹوبر تک ماہوار شایع ہوگا اسکے بعد ہفتہ وار ہر جمعہ کو۔ اکٹوبر تک جو پانچ نمبر شایع ہون گے ان کی قیمت عہ ہے اسکے بعد عہ ۵ سالانہ اہل ہند مسلغ خریداری جناب منشی بدر الدین بن عبد اللہ صاحب قورچی پی ساکن محلہ جاملی بمبی کے پاس بہیج سکتے ہین۔

جواب نور افشان

اخبار نور افشان نمبر ۲۲ جلد ۱۲ مطبوعہ ۲ رجون سنہ ۱۸۹۳ صفحہ اول کالم اول۔ **قولہ** اور اسنے ہمین حکم دیا کہ لوگون مین منادی کرو اور گواہی دو کہ یہ وہی ہے جو خدا کی طرف سے مقرر ہوا کہ زندون اور مردون کا انصاف کرنیوالا ہو۔ سب نبی اوسپر گواہی دیتے ہین کہ جو کوی اسپر ایمان لاوے اوس کے نام سے اپنے گناہون کی معافی پاوے اعمال ۱۰-۴۲ و ۴۳۔

اقول اول تو یہ کتاب مسٹر لوقا صاحب غیر ملہم کی تصنیف ہی لہذا قابل اعتبار نہین۔ دوسری یہ کہ بیبل

بیبل مقدس کے نبیون کی گواہی اور پیشین گوی لایق سند
نہین بد بنوجہ کہ یہ نسبت مسیح کے لکہا ہی کہ- وہ ناصری
کہلاویگا متی ۲-۲۳- یہ سراسر غلط ہی کسی نبی نے نہین
کہا- کیونکہ جب ایک پیشین گوی غلط اور جہوٹ ہوی
تو کل کتاب غلط ہوگئی اگر انہین کو الہامی وحی جانتے
ہو- تو لفظ ناصری کا مجہہ کو بیبل سے نشان دو- اور
لیجئے- سب جتنے مجہسے آگے آئے چور اور رہزن مارہین-
یوحنا ۱۰- ۸- اس آیت سے ثابت ہی کہ جمیع انبیاء
علیہم السلام از آدم تا مسیح مصلوبی بموجب فرمودہ
مسیح چور اور رہزن تھے- معاذ اللہ عن ذالک علوا کبیرا
اور آپکے ہمعصر انبیاء علیہم السلام کو بیل کا خطاب دیتے
ہین- دیکہو تفسیر خزانۃ الاسرار مطبوعہ لودہیانہ سنہ ۱۸۷۵
صفحہ ۲۴۲ سطر ۱۹- چورون اور رہزنون کی گواہی مسیح
مصلوبی کی ہیڑین قبول کرین تو کرین- کوی دیندار
آدمی کیون قبول کرنے لگا- رہا معافی گناہ کا معاملہ
سو قبل و بعد مسیح کے بہی گناہ بخشے گئے- اب تو اپنی
رحمت کی فراوانی سے اس امت کا گناہ بخشدیجئے-
جیسا تو مصر سے لیکے یہان تک انہین بخشتا رہا ہے-
گنتی ۱۴- ۱۹- جن کے گناہون کو تم بخشو اُن کے
گناہ بخشے جاتے ہین جنہین تم نہ بخشوگے نہ بخشے جائینگے
یوحنا ۲۰- ۲۳- بغیر نام مسیح کے شاگردون کو گناہ
بخشنے کا اختیار تہا- اور جناب پوپ صاحب تو گناہ
کی معافی کا سرٹیفکیٹ بہی دیدیتے تھے-

قولہ ناظرین بیبل تو اس حقیقت سے کماحقہ واقف ہین

اقول جی ہان ناظرین بیبل مقدس خوب جانتے ہین
کہ آدم علیہ السلام کے گناہون سے معافی حاصل کرنے اور
عند اللہ مغفور و مقبول ہونے کی بیبل مقدس مین کوی
آیت نہین ہی اگر ہو تو نام کی اہل کتاب باب اور آیت
کا نشان دین- مکرر عرض کرتا ہون کہ صاحب نورافشان
پر لازم بلکہ واجب ہے کہ آدم کے گناہون سے معافی
حاصل کرنے اور عند اللہ مغفور و مقبول ہونے کی کوی
آیت بیبل مقدس سے اپنی قول کی تصدیق اور میرے
انکار مین ضرور پیش کرین مین نہایت ممنون ہونگا-

قولہ مین تیری نسل- اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی
ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی- اور تو اسکی ایڑی کو
کاٹیگا پیدایش ۳- ۱۵-

اقول مین دیکہتا ہون اور آپنے بہی ضرور دیکہا
ہوگا- کہ سانپ علاوہ انسان کے اکثر جانورون کو موافق
اپنے عادت کے کاٹتا ہے اور عورت کی نسل تو صرف
سانپ کے سر کو کچلتی ہے مگر جناب طاؤس صاحب قدس
سرہ سانپ کو ثابت نگل جاتا ہے یہ دشمنی موصوف اور سانپ
کی کسکے حکم سے ہے بیبل مقدس سے نشان دیجئے- اور
یہ ہی آپ کی خدمت مین عرض ہی کہ بیبل مقدس
مین زمین و آسمان انسان و حیوان چرند و پرند
وغیرہ سب مخلوق کی پیدایش ہے- مگر شیطان کی پیدائش
و نافرمانی کا حال میری نظر سے نہین گذرا براہ عنایت
معہ باب و آیت نیازمند کو مطلع کیجئے مفصل خداوند خدا
نے سانپ سے کہا اسواسطے کہ تو نے یہ کیا ہی تو سب
مویشیون اور میدان کے سب جانورون سے ملعون
ہوا تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور عمر بھر خاک کہائیگا

پیدایش ۳-۱۴-اب صاحب نورافشان کی خدمت
مین یہ عرض ہے کہ قبل اس واقعہ کے سانپ کس طرح
چلتا تھا-آیا پیرون کے بل چلتا تہا- اوسکے پیر تھے
یا پیرون سے اوڑتا تھا- اس نے عورت سے کہا کہ مین
تیرے حمل مین تیرے درد کو بہت بڑہاؤن گا اور
درد سے تو لڑکے جنی گی پیدایش ۳-۱۶-اب مین
یہ پوچھتا ہون کہ وقت وضع حمل عورت کو بجرم قصور
معلومہ درد زہ کی سزا دی گئی- اور بھیڑ بکری
گای بھینس گھوڑے وغیرہ کو کس جرم سے دردزہ
ہوتا ہے-

قولہ اور شیطان وگناہ پر فتح وغلبہ عنایت کرنیوالا-

اقول خدا نے بموجب انتطاؤس ۴-۴-کوی شی
بد پیدا نہین کی ہے- تو شیطان کو آپ نیک سمجھتے ہو
یا بد- شق اول اسکو بد کیون کہتے ہو اور کس جرم
سے شیطان نام رکھا گیا نقل سے حوالہ دیجئے- وشق
ثانی سے کتاب مذکور غلط ہوتی ہے- اور شیطان
مغلوب ہوا یا نہین- شق اول ہے تو دنیا مین گناہ
کا وجود نہ ہونا چاہئے وشق ثانی سے آپ کی تحریر
غلط-

قولہ جو عورت سے پیدا ہوکے شریعت کے تابع ہوا-

اقول کون ہی جو ناپاک سے پاک نکالے کوی
نہین ایوب ۱۴-۴- اور جو عورت سے پیدا ہوا
ہے کیونکر پاک ٹھرے ایوب ۲۵-۴- اب فرمائیے
آپکے قول کو سچا سمجھا جاے- یا کتاب ایوب کو غرض
کہ ہمارا مطلب دونون طرحسے حاصل ہے چٹ ہی مری

اور پٹ ہی مری نظم

اگر پردہ نہ غفلت کا پڑا ہو — تو بیشک جلوہ نور خدا ہو
مگر خفاش بت جب زور لاوے — تو کیون خورشید اسے چہرہ دکہاوے
ہدایت اور ضلالت سے برابر — خدا دونون پہ قادر ہی مقرر
جسے چاہے ہدایت دے خداوند — ضلالت مین جسے چاہے کرے بند
نہین کا مومنین اسکے کوی منکر — قلم آگے کرے کیا اور اظہار
الٰہی نار دوزخ سے بچالے — ہدایت کا ہمین رستہ بتادے
کہ تا قایم رہے یہ مذہب دین — کہو اسبا تکو سب سکے آمین
دعا ہی تجھسے ای رزاق وسبحان — عطا شہرت کو کر تو نور ایمان

راقم- سچا پیرو حضرت مسیح کا- ارزاٹاوہ

پادری ڈگنم کے سوال شفاعت کا ایک اور جواب

قبل اسکے کہ ہم آیات قرآنی کو جس سے حضرت کا شفیع
المذنبین ہونا جو اہل اسلام کے پاس بالاجماع ثابت
ہے لکہین یہ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ آیا پادری
صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت کا شفیع المذنبین ہونا قرآن
سے ثابت کیا جاے اس سے مراد آیا اسی لفظ سے ہی
یا ایسے الفاظ سے جو اسکے لزوم ودلالت مین مساوی
المفہوم ہین اگر یہی لفظ مراد ہو تو پادری صاحب
اپنے توریت وانجیل سے حضرت عیسے کا موصوف ومتصف
بلفظ شفیع المذنبین ثابت کرین جسکے وہ مدعی ہین
اگر مراد اس سے ایسے الفاظ وعبارات جو اس مفہوم
پر دلالت کرتے ہین ہو تو بیشک معقول ہے اور یہی
ہونا چاہئے کیونکہ اگر کسی شخص کا کوی وصف ثابت
کرنا چاہے تو مقصود وصف ہوتا ہی نہ لفظ اختلاف

لفظ سے وصف سے انکار نہین ہو سکتا مثلاً اگر کوی کہے
کہ فلان شخص کا جری ہونا فلان کے قول سے ثابت کرو
اسکے یہ معنی نہین کہ صرف لفظ جری اسکے قول سے دکھلایا جاوے
اگر لفظ شیر و بہادر وغیرہ بھی اسکے قول سے دکھلایا جاوے
تو اسکی جرأت و جلادت ثابت ہو جائیگی اور اسکو تسلیم
کرنا پڑیگا اسیطرح شفیع المذنبین ہونا گچہ ضرور نہین
کہ بلفظ شفیع المذنبین ہے ثابت کیا جاوے بلکہ وہ
الفاظ و عبارات جو اسکے مستلزم الدلالت ہین اور
وہ مفاہیم جو شفاعت کے مستلزم ہین اگر حضرت کے
وصف مین ثابت و متحقق ہون تو حضرت کا شفیع
المذنبین ہونا ثابت ہو جائیگا اور ہم تو حضرت کا
شفیع ہونا خود انجیل سے جو مسلم خصم ہے ثابت کر چکے
ہین اب ان آیات قرآنی کو لکھتے ہین جس سے حضرت
کا شفیع المذنبین ہونا ثابت و لازم و مستلزم ہے

وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

اور نہین بھیجا ہمنے تجھ کو مگر عالمین کے لئے رحمت کرکے
حضرت کی بعثت عالم کے لئے رحمت ہے اور ظاہر ہے
کہ عالم مین کافرین و مسلمین و صالحین و مذنبین سب
داخل ہین ہر ایک کے لئے اسکے موافق استعداد آپ
رحمت ہین کافرین کے حق مین بطور موعظت و ہدایت
و محبت و مسلمین کے حق مین بلحاظ اکمال دین و اتمام
نعمت و مذنبین کے لئے بلحاظ شفاعت ورنہ رحمۃ للعالمین
ہونا ثابت نہوگا حالانکہ آپ بالنص رحمۃ للعالمین ہین

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ

اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا - اس دن کہ جمع کرینگے ہم طرف
رحمان کے مہمان اور ہانکینگے ہم مجرمین کو طرف جہنم کے پیاسے
اختیار پاوین گے شفاعت کا مگر وہ جو لیا ہو رحمن
سے عہد - سورہ مریم - اس آیت سے یہ مراد لینے کہ
مجرمین غیرون کی شفاعت نہ کرین گے ظاہر آیت و
حالت ہی کیونکہ جو کوی خود ہی مجرم ہو وہ دوسرے
کی شفاعت کیا کریگا پس مراد یہی ہوی کہ دوسرا
کوی شفاعت کا مالک نہوگا مگر وہ جو رحمن سے عہد
لیا ہو - پس جو رحمن سے عہد لیا ہو وہ مالک شفاعت
ہونا اس آیت سے ثابت ہوا اور احادیث متواترہ
ثابت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمن
سے عہد شفاعت لیا ہے بلکہ دوسری آیات اس عہد
پر دال ہین جو من بعد مذکور ہون گے -

قولہ تعالی - وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور طلب مغفرت کر اپنی اور مومنین و مومنات کی
اس آیت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
حکم ہوا ہے کہ تمام مومنین و مومنات کی مغفرت
چاہین اور بعد حکم کے اگر دعا قبول نکیجاوے تو تحقیر نبی
لازم آویگی اور انبیاء خدا کی شان سے بعید ہے
کہ خدا ان کی تحقیر کرے اور حکم دے پھر اوس کو پورا
نہ کرے کیونکہ طلب مغفرت کا حکم بغرض شفاعت عصات
ہوا ہے نہ بغرض رد دعا و عدم استجابت اور ظاہر ہے
کہ طلب مغفرت عصاۃ مین شفاعت ہے -

اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا - جب کوی تمکو تحیت
کرے وہ اس سے زیادہ تر بہتری کے ساتھ تحیت کرے

اور دوسری جانے امت کو حکم ہوا ہے کہ تم اپنے نبی پر
تحیت وسلام بھیجو یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما۔ اسی ایمان والو درود وسلام
بھیجو اوپر اوسکے۔ چنانچہ نماز پنجگانہ مین سب مسلمان
اس امر کو بجا لاتے ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حسب فرمان سابق ہمپر ہمیشہ تحیت فرماتے ہین
یعنے سب مسلمانون پر رحمت خدا طلب کرتے ہین کیونکہ
تحیت اللہ و رحمت کی ایک ہی معنے ہین پس یہی شفاعت
ہے اور یہ امر ثابت ہی کہ انبیا کی دعا مقبول ہے
رد نہین ہوتی تو تمام کے حق مین خدا تعالی حضرت
کی شفاعت قبول فرماتا ہی۔ قولہ تعالی ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفر اللہ واستغفر لہم
الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ اگرچہ وے گو ظلم
کرین نفسون پر اپنے اوین تیرے پاس پس طلب مغفرت
کرین اللہ اور طلب مغفرت کرے ان کی رسول تو پاوینگے
اللہ کو بخشنے والا رحیم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب گنہگار دن کے لئے طلب مغفرت کرین
تو خدا ان کو بخشدیگا تو جب دنیا مین اہل کبایر غیر
تائبون کے لئے رسول کی دعا موجب شفاعت ہی
تو عقبی مین بطریق اولی واعلی ہوگی۔
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
قریب تر ہیگا تجھکو رب تیرا مقام محمود مین۔ تمام مفسرین
کا اتفاق ہے کہ یہان عسی اطماع کے لئے ہے آوے وہ
وجوب کرتا ہے کیونکہ خدا کسی چیز کی طمع دلاوے اور
پھر اوسکو پورا نہ کرے یہ شان خداوندی سے نہین کیا
اہل باطنی سے بعید ہی اور مقام محمود سے مراد شفاعت
ہی و احدی کہتا ہی مفسرون نے اجماع کیا ہی کہ مقام
محمود سے مراد مقام شفاعت ہی چنانچہ اسکی تفسیر خود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے کہ ہو
المقام الذی اشفع فیہ لامتی۔ لفظ عسی بھی اسی
پر دلالت و اشعار کرتا ہی کیونکہ اشعان محمود اسوقت
کہا جاتا ہے جب کوئی حامد اسکا حمد کرے اور حمد انعام
پر ہوتا ہے پس یہ مقام محمود خرد ہے کہ ویسا مقام
ہو کہ جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
امت پر انعام فرماوین اور وہ اسپر لوگ حمد کرین
اور یہ انعام تبلیغ دین و تعلیم شرع مبین کا ہین
ہو سکتا کیونکہ یہ فی الحال حاصل ہے یہان تو غد
طمع دلاتا ہے اور طمع اسی چیز کی دلائی جاتی ہے
جو فی الحال حاصل نہو پس ضرور ہوا کہ یہ انعام جسکے
لئے آپ محمود ہون گے وہ انعام ہوگا جس کے بعد
لوگون کو آپ سے حاصل ہوگا اور وہ سوائے شفاعت
اور کچھ متصور نہین ہو سکتا بہت سے احادیث اسکی
تائید و تفسیر مین وارد ہین جس سے ثابت ہوتا ہے
کہ مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے۔
ولسوف یعطیک ربک فترضی
اور البتہ دیویگا تیرا رب تجھکو پس راضی ہو دیگا تو
اسکے ماقبل فرمایا کہ وللاخرۃ خیر لک من الاولی
آخرت آپ کے لئے یہان سے بہتر ہے کیونکہ آپ کو وہان
جو کچھ آپ چاہین میسر ہوگا جس کی گنجایش و موقع یہان
دنیا مین نہین ہے یعنے شفاعت مذنبین اور حدیث

ہین آگیا ہے کہ اس آیت کے نزول پر آپ نے ارشاد
فرمایا کہ اگر ایک شخص بھی میری امت مین سے دوزخ
مین رہیگا تو مین ہرگز راضی نہونگا خداوند عالم کی
عطا جس پر آپ کی رضا ہوگی وہ حسب شفاعت کے
دوسری شی نہونے پر کئے دلائل ہین منجملہ ان کے
دو یہان ذکر کئے جاتے ہین ۔

(۱) خدا تعالی نے آپ کو استغفار مومنین کا حکم
دیا جو شخص ایک چیز حسب اجازت طلب کرے اور
پھر اوسکو وہ نہ بخشے تو وہ کیونکر حسن خلق سے
ہوگا پس جو صورت اجابت دعا متصور ہے پس
جس چیز سے آپ راضی نہونگے وہ سب چیز آپکو
دیجاویگی منجملہ اوس کے آپ کی دعائے مغفرت مومنین
ہے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ آیت شفاعت ہے

(۲) احادیث کثیرہ سے رضائے رسول معذبین مین
ہونا ثابت و متحقق اور مقتضائے عزت و جلالت الہی
یہی ہے کہ اسکے خلقین سب جنتی ہون اور اس
آیت سے ثابت ہے کہ جو کچھ رسول اللہ کو راضی کرے
وہ خدا آپکو عطا کریگا پس شفاعت آپکی متحقق و ثابت
ہوئی ۔

غرضکہ انہین صاف آیتون سے یہ استدلال کیا جاتا ہے
کیونکہ ہادی حضرت بجز جہت ثابت انجین نبی بنی
ہین پس آپ کے شفیع المذنبین ہونیکو بھی بہت
آیتون سے ثابت کرنا مناسب معلوم ہوا ۔

اگرچہ اس مبحث کے متعلق اسقدر ادلہ عقلی و نقلی
موجود ہین کہ اگر ان کو بشرح و بسط لکھا جاوے تو ایک

مبسوط کتاب ہوسکتی ہے علماء اعلام اسلام نے اس
مسئلہ خاص مین تصانیف مفردہ بھی فرمائے ہین مگر
چونکہ پادری صاحب بھی ایک عالم شخص ہین اور
عام اہل اسلام کے لئے ان مباحث علمیہ کا بیان
ذکر کرنا ضرور نہین بلکہ بحوالہ تصانیف جلیلہ دخل
تفہیم مطلب ہی لہذا اس قدر دلیل پر اکتفا کیا گیا
آئندہ اگر اسیارہ مین پھر پادری صاحب کچھ چون
وچرا فرمائین تو ان کی خدمت بخوبی کیجاویگی صاحب
مراسلہ کی بھی تشفی اس تحریر سے ہوگی صاحب
پادری صاحب کے لئے بھی یہ الزام ہے کہ

بقیہ مضمون دین اسلام

رہے نہین پاس قید رفاہ ہے موجود ہین ان
لینا کوئی نہین جو اپنے نو ہیدکو عمدہ لوگ نہ
کہتا ہے کس نگوید کہ دوغ من ترش است لیکن
یہ الزام ظاہر اوہی ہے کہ غیر مذاہب صحیح اور
حق نہین ہوسکتے بلکہ ہر حال مین حق صرف ہمارا مذہب
ایک ہوگا اس کی جانچ پڑتال اور تحقیق اس
مذہب کی احکام اور تعلیم سے ہوسکتی ہے
بشرطیکہ غور و تامل اور فہم و انصاف سے کام لیا
جاوے خیال کرو کہ اہل اسلام اور اکثر مذاہب

یاد الٰہی اور عبادت و اطاعت کا دعوی کرتے ہین صرف
ذکر و عبادت کے اقرار مین سب شریک و سہیم ہین لیکن
سب پر ایک قسم کی مزیت و فوقیت و شرافت حاصل
کی ہی اور التزام و پابندی اور تقید کے ساتھ ذکر
الٰہی کو جاری کیا ہی اور اسلئے نماز پنجگانہ کو مقرر فرمایا
ہے پس مسلمان اہل ایمان اگر ہمیشہ یاد الٰہی سے غفلت
کرین تب بہی پانچوقت کسیطرح غافل نہین رہ سکتے
کیونکہ یہ انپر فرض اور ضروری و لازمی مقرر کیا گیا
ہے دیگر مذاہب مین یہ بات ہرگز نہین ان مین سے
بعض لوگ اگر یاد الٰہی سے غفلت کرین تو ممکن ہے
کہ ہمیشہ غافل ہی رہین کیونکہ اوقات کا انضباط
کامل طور پر نہین جیسا کہ مذہب اسلام مین ہے کما
لا یخفی -

صدقہ خیرات سخاوت کو جملہ مذاہب پسندیدہ اور
موجب سعادت کہتے ہین صرف خیرات اور صرف مال
مین جملہ اہل مذاہب اسلام کے شریک اور مانند ہین
لیکن دین اسلام نے ہر سال مین مال سے چالیسوان
حصہ نکالنے اور مسکینون اور محتاجون مین صرف
کرنے کو فرض اور ضروری قرار دیا ہے پس مسلمانون
مین اگر کوی شخص بخیل و خسیس ہو تب ہی بلحاظ
اسلام کے ممکن نہین کہ اپنے مال مین سے چالیسوان
حصہ خیرات نہ کرے کیونکہ یہ اونپر ضروری اور لازمی
ہے اور اسکا ترک کرنا بالکل ناجائز اور حرام ہی دیگر
مذاہب مین اگر کوی شخص بخیل ہو تو ممکن ہے کہ ساری
عمر ایک کوڑی بہی نہ دے پس اسلام کو دیگر مذاہب
پر شرف حاصل ہوا -

سب مذہبون مین روزہ کی فضیلت کا صریح اقرار
ہے اور روزہ داری اور بے روزہ داری مین بہی
تفاوت ہی کہ کہانا پینا جسمانی لذتون کو حاصل کرنا
یا ان سے مطلق جدا رہنا مگر غریبون کا پلا دفورہ
چھوڑکر سوکہی روٹی کہانا روزہ داری نہین یا
بیمار کو آدہی خوراک پر اکتفا کرنا روزہ نہین پس
یہ روزہ داری ہر سال ایک مہینے تک مقرر کرنا
سوائے اسلام کے اور کسی فرقہ مین رائج نہین پس اگر
روزہ رکہنا ہر فرقے کے اقرار سے عبادت ہی تو یہہ
عبادت فقط مسلمانون کا حصہ ہے نہ دیگر اہل مذاہب کا
پردہ - اگر عورتون کو بیگانہ اور اجنبی لوگون کی نظر
سے محفوظ رکہنا ہر قوم و مذہب مین پسندیدہ ہی تو اسکا
رواج شدت و تاکید کے ساتھ محض اسلامی فرقے مین
مذہبی تعلیمات سے ہے دیگر مذاہب مین نہین -

مسکرات کی ایک قطرہ تک کے استعمال کی حرمت
سوائے مذہب اسلام کے کسی مین نہین حالانکہ اسکو برا
اور مضر رسان کہنے ہین اکثر مذاہب شریک ہین -

حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت و رسالت کا اہل
اسلام و عیسائی دونون فریق اقرار کرتے ہین چنانچہ
عیسائیون مین بہی حضرت عیسے علیہ السلام کو نبی اور
بادشاہ اور سردار امام جانتے ہین لیکن حضرت عیسی
علیہ السلام کی الوہیت کا سوا عیسائیون کے اور کوی
اقرار نہین کرتا پس مسلمانون کے دعوے کی صداقت پر تو
عیسائی بہی گواہی دیتے ہین مگر عیسائیون کی دعوے

کی سچائی پر مسلمان گواہی نہین دیتے بلکہ بالکل برعکس اور مخالف ہین اور دعوی وہی سچا ہے جس پر مخالف بھی گواہی دین اور یہ سب باتین قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہین اور جب قرآن کی اتنی باتین سچ ہوئین تو ماسوا اسکے اور باتون کو بلا وجہ سچ نہ جاننا اور نہ ماننا محض ناانصافی اور سینہ زوری ہے۔

خدا کی وحدانیت جسطرح قرآن مین ہے اسی طرح انجیل اور صحایف انبیا مین ہے چنانچہ حضرت عیسے علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خداوند جو ہمارا خداوند ہے ایک ہی خداوند ہے دیکھو انجیل مرقس ۱۲ باب ۲۹ اور عیسائی و یہودی سب خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہین اور عقیدہ تثلیث کو نہ مسلمان سچا بتلاتے ہین اور نہ یہودی پس مسلمانون کی سخت عقیدہ پر تو عیسائی اور یہودی دونون گواہی دیتے ہین اور عیسائیون کے سخت عقیدہ پر کوی خداپرست فرقہ گواہی نہین دیتا۔ باقی آیندہ۔

بقیہ لکچر مسٹر الگزانڈر رسل وب صاحب
بمقام مدراس
صراط مستقیم

اسلام صراط مستقیم اور بے خطر وسیلہ نجات کیون ہی؟ اسواسطیکہ یہ اُن اصول راسخ پر مبنی ہی جن کو حضرت موسی سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیاء اللہ ہوے سبھون نے تعلیم کیا اسواسطیکہ وہ برحق ہے۔ اسواسطیکہ صرف یہی ایک طریقہ ہے جو روح کی اعلی خواہشون کی تشفی کر دیتا ہے۔ اسواسطے کہ صرف یہی مذہب ہی جو پورا عقل اور علم کے مطابق ہی اسواسطے کہ یہ خیالات باطلہ سے مبرا ہی اور انسان کی فہم اور وقوف کے ساتھ پورا موافق ہی اسواسطے کہ وہ انسان کو بذاتہ اسکے افعال اور خیالات کا جوابدہ کرتا ہی اور کفارہ کا طریقہ سکھا کر ارتکاب معصیت کی ہمت ہی نہین کرتا اسواسطے کہ اوسکے مسائل اعلی اور مسلم ہین اور اگر صدق عقل اور تمیز کے ساتھ عمل مین لایا جاے تو اپنے تابعین کے اعلی اور محترم اوصاف انسانیت کو زیادہ کرتا ہے۔

مین خوب جانتا ہون کہ اس بیان کو سنکر عیسائیون کو ہنسی آئیگی اور وہ مجھہ سے کہینگے کہ نیچے کے طبقے کے مسلمانون کو جاکر دیکھو اسلام کی تقدس اور تنزیہ کے آثار ان مین نہین پائے جاتے ہین۔ جیسے ہندوستان آیا ہون یہ سوال مجھہ سے برابر پوچھا گیا ہے۔ یہان مین اسکا جواب دینا چاہتا ہون۔

اگر مین عیسائیت کا موازنہ اسکے حامئہ مدعیان اتباع کی وضع اور خصلت سے کرنا چاہتا ہون تو وہ ایک ایسا مذہب مخقر نکلیگا کہ اسکے بقا کی ضرورت نہ رہیگی ایکسان دانست۔ ایکسان تعلیم۔ ایکسان دانستار امور دنیاوی کے ایک مدعی اسلام اور ایک مدعی عیسائیت کو ملائیے مجھہ کو یقین ہے کہ مسلمان کے اخلاق اور خیالات عیسائی کے بہ نسبت زیادہ پاکیزہ اور عالی ہون گے۔ مجھہ کو بعض بہت ہی بد عقیدہ اور بداطوار لوگون سے ملاقات ہوی ہے وہ اپنے کو عیسائی کہتے تھے۔ بیشک وہ عیسائی نہ تھے اور نہ انکو

حضرت عیسیٰ کی ہدایتون کی کچھ واقفیت تھی مگر وہ اصول عیسائیت سے اپنے کو واقف کار سمجھتے تھے مسلمانون کا ہر فرد جانتا ہی کہ سچے مسلمان ہونے کے لئے طوطا کے طرح صرف چند لفظون یا جملون کا پڑھ لینا کفایت نہین کرتا اگر کوی شخص اپنے کو مسلمان کہے تو اسکا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ جناب رسول کی ہدایتون کو کماحقہ سمجھتا ہی یا کماینبغی اسکے مطابق کاربند ہی اگر ایسا نہین کرتا ہے تو وہ اسلام کے آثار اور نتائج کی تمثیل نہین قرار پاسکتا۔ کسی مذہب کا موازنہ اسکے مدعیان اتباع کے اقوال یا افعال سے نہین ہوسکتا ہے اسکے اصول اور مسائل سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ مذہب کیسا ہے۔

مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اسلام مین کوی ایسی بات نہین ہے جو بدخلقی۔ بے پروائی۔ ذلت بدعقیدگی یا متعصب کے طرف موصل ہو۔ بلکہ وہ اعلیٰ اور مقدس خصائل انسانی کے طرف ہدایت کرتا ہی اور اگر آپ کسی مدعی اتباع اسلام کو دیکھئے کہ اسکے اعضا اور خصائل پاکیزہ نہین ہین۔ وہ جھوٹا۔ بے رحم۔ سرکش بے ادب اور متعصب ہی تو آپ فوراً سمجھ لیجئے کہ وہ سچا مسلمان نہین ہے اور اس نے اس دین کے اصول کو نہین سمجھا ہے جسکے اتباع کا مدعی ہے۔

اب ذرا ان اصول کو غور کیجئے جو کہ ہمارے مذہب کی بنیاد ہین۔ یعنے خدا کی وحدانیت۔ رسول مقبول کی رسالت۔ نماز۔ روزہ۔ آخرت۔ زکوٰۃ۔ اور حج یہ سب سماوی دین ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ جس نے ان باتون کو سمجھ لیا ہی لامحالہ وہ اسلام کا معتقد ہو جائیگا۔

دنیا مین جتنے چیزین ہین سب مظہر وحدانیت خدا ہے پاک ہین اور جتنے مذہب ہین سبھون مین یہی ثابت کیا گیا ہے یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ عیسائیون کے مسئلۂ تثلیث کو بشپ انتیاک نے تین سو برس حضرت عیسےٰ کے بعد استخراج کیا حضرت عیسےٰ نے اس مسئلہ کو نہ تو تعلیم کیا اور نہ ان کو خود معلوم تھا بت پرستی اور تعدد خدا کو گمراہون نے نکالا ہے کسی الہام یافتہ معلم نے اس قسم کے مسائل تعلیم نہین کئے۔ باقی آیندہ

بقیہ دنیا فانی ہے

جس مشت خاک نے سکندر کا جزو بدن ہو کر سارے جہان پر بادشاہت کی تھی کیا عجب ہی کہ آج فقیرون اور محتاجون کے جسم مین داخل ہوکر در در بھیک کے ٹکڑے مانگتے ہو یا کسی مکان کی دیوار ہوگئے ہو یا ہیرا بن کر کسی بادشاہ کے تاج مین چمکتے ہو۔

سورج کروڑون برس سے کروڑون کو روشنی دیرہا ہے اور آج تک اسکا وہی دم خم ہے لیکن جاننے والے جانتے ہین کہ اسکی چمک و دمک مین کمی آگئی ہے۔ یہ کمی اسبات کی دلیل ہے کہ ایک دن جو فی الواقع بہت دور ہے فنا سورج کی روشنی کو ہی چٹ کریگی اسی طرح یہ بھی بدیہی امور ہین کہ بارش کمی پر ہے زمین رطوبت مین انحطاط شروع ہوگیا ہی لکڑی کمیاب ہوتی جاتی ہے کہ ضرورت نے پتھر کے کوئلہ کے جانب کوشش کو رجوع کیا ہے سردی سمٹی جاتی ہی اور

گری پہیلتی جاتی ہے غرض کہ ان مخلوق مین ہی گہن
لگ گیا ہے جو فنا کے شہنشاہ کا ایک عامل ہے۔
معلوم تو یہی ہے کہ ان عارضی فنادن اور تنزلون
کا کچہ دنون دور دورہ رہکر ایک دن عناصر۔ خاک
باد۔ آب و آتش جو کرون کے خمیر کے اجزا ہین اور مخلوقات
کے اجسام کے مصالحے سب کے سب قطعی فنا کے نذر
ہوکر غیبت و نابود ہو جاوین گے اور صرف اسی ایک
وحدہ لاشریک کا یا اسکی دوامی ہستی باقی رہیگی
اور اسی مرکز مین سب کا سب ماسوا اللہ سمجہا جائیگا
ہر شی وجود مین آکر کمال کی طرف قدم بڑہاتی ہے
اور پر پرزے نکالتی ہے اور ایک دن فنا ہو جاتی
ہے یا ہو جائیگی اور بغیر اسکے چارہ نہین۔ گویا ہستی
کی تکمیل کے لئے فنا ضرور ہی یا یون کہین کہ ہستی کی
محراب کے لئے فنا صدر کی اینٹ ہی جو محراب کو مضبوط
کرتی ہی اور جسکو محراب کی کنجی کہنا چاہئے اگر صدر کی
اینٹ نہ ہو محراب بنتی ہی نہین یا یون کہئے اگر فنا
نہ ہو تو ہستی وجود پذیر ہی نہ ہو پس جسطرف سے
اس مسئلہ پر غور کیا جاے چارون طرف گہوم گہام کر
اسی بات پر جمنا پڑتا ہے کہ قالب عنصری جو ایک خاک
ہے اور اسی دنیای فانی کا ایک مستعار سرمایہ ہی جس
سے دنیا مین رہ کر اعمال کی تجارت کرنی پڑتی ہے
روح کا تاجر اس سرمایہ سے ایک حبہ اپنے صرف مین
نہین لاسکتا کل سرمایہ زمین کے ساہوکار کو ایک
دن واپس دینا پڑتا ہے اور کچہ روح کے تاجر کے
پلے رہ جاتا ہے وہ اعمال نیک و بد نفع و نقصان ہے
اگر دنیوی ہی سرمایہ کو مول بیلج سمجہا اور اسیلی پر داخت
آراستگی اور تہذیب کر رہے تو یہ سراسر غلطی ہے یہ تو
زمین کے ساہوکار کی امانت ہی جو جب وقت واپس دی
گئی تو اپنے آپ خالی ہاتہ رہ گئے پس تہیدست دنیا سے
چلکر مالک الملک کو کیا منہ دکہایا جاے اعمال نیک
کا کچہ اسباب ضرور ہونا چاہئے جو اخروی تجارت مین
پہل دے دنیاوی تجارت اخروی تجارت کی بسم اللہ
ہے دیکہو بسم اللہ ہی غلط نہو ورنہ آخروی اکسپیج
مین دیوالیون کی سی ندامت ہوگی اور کچہ بنائے
نہ بنیگا۔ پس جو وقت فانی دنیا مین ہاتہ لگے اس کو
غنیمت سمجہ کر اعمال نیک کے فراہم کرنے مین صرف کیا
جاوے اور یہی ایک ایسا مال ہے جو ساتہ جائیگا اور
کام آئیگا اور باقی سب دنیا کے جہگڑے ہین جن کو
چہوڑتے وقت دنیا ایک ایک چہین لیتی ہے۔ فقط۔

اخلاقی باتین

آدم زاد سست نہاد کا عجب حال ہے کہ ہر حال مین
اپنے پروردگار سے کمال غافل ہے اگر دولت دنیا
ملے اور جمیع مرادات و حاجات پر کامیاب ہوا تو
شغل دنیا سے فرصت نہین۔ غرور و نخوت سے سر
بہاری۔ تکبر و خود بینی سے ہم کناری ہوتی ہے۔
یاد الٰہی سے بیزاری ہوتی ہے۔ ذکر کا تو فکر ہی کیا ہے
کبہی شکر جاہ و جلال ہی زبان پر نہین آتا۔
اور اگر مفلس و قلاش ہے تو فکر خورد و نوش کی
تین پانچ ہی دن رات فکر عیال مین گذرتا ہے
دن کو ادہر ادہر کی گشت کر جہوٹہ سچ بول رات

کا توشہ پیدا کرتا ہے۔ رات کو صبح کے ناشتہ کی فکر مین نیند نہین آتی بے چینی ستاتی ہی۔ کروٹین بدلنے مین صبح ہوجاتی ہے۔ یا دحق مطلق دل مین جگہ نہین پاتی لڑکپن تو لڑکپن ہی تھا مگر جب ہوش سنبھالا تو حسب تصریح بالا زندگی بسر ہوی اپنی پروردگار سے بے خبری رہی پھر موت نے آدبایا لو جھگڑا ہی فیصل ہوا۔ اب منکر نکیر تعزیر دہی پر آمادہ ہین کچھ اور ہی عالم ہے نہ فرزند پاس۔ نہ زوجہ قرین عزیزون کی ملاقات سے یاس۔ سب طرف سے ہراس۔ کوی ہم نشین نہین کیا کیجے کہان جاے کس سے فریاد کیجے۔ ؎

گہ اندر نخوتی مغرور و غافل ٭ گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش
چو در سر اد فرا حالت این ٭ ندانم کی بحق پردازی از خویش

لمولفہ۔ موت جب آئی تو سب کچھ خواب تہا
کوی تہا اپنا یہان ساتہی نہین
قبر مین جب سو رہے پھیلا کے پاتون
بند در دیکہا ہوا آتی نہین
ہے اندہیرا اور نہ کوی پاس ہے
پالکی اسپ و شتر ہاتی نہین

غرور و نخوت سرمایۂ نکبت و دناوت ہے اور عجز و فروتنی باعث اعلاء مدارج و عروج معالج ہے

چو سیل اندر آمد ببول و نہیب
فتاد از بلندی بسر در نشیب
چو شبنم بیفتاد و مسکین و خورد
نگر کافتابش بہ تیوق برد

درین حضرت آنان گرفتند صدر
کہ خود را فرا تر نہادند قدر

اگر صاحب قوت و قدرت کو اپنی سروری و برتری قایم رکہنا منظور ہے تو مناسب ہے کہ اپنے ماتحتون اور زیر دستون سے بوقت خشم و غضب کے رحم کو سبقت دے اور بوقت سزا دہی کے عفو و کرم کو کام فرماے۔ ؎

اگر می بتر سی ز روز شمار
ازان کر تو تر سد خطا در گذار

من چیرہ بر زیر دستان ستم
کہ دستے ست بالا ز دست تو ہم

خدا ے بندہ پرور نے ہر فرد بشر کے مقدر مین ازل سے جو کچھ لکہدیا ہی بلا کم و بیش بلا ناغہ ظہور مین آیگا رزق رسانی خالق و جہانی کا ذمہ ہے وہ طفل شیر خوار سے پیر ناتوان تک اور مور ناچیز سے پیل دمان تک سب کو رزق پہونچاتا ہی پس بعض برادران جو اپنے اہل و عیال کے اخراجات کی فکر مین مبتلا ہوکر ضامن رزق و پروردگار کو فراموش کیے ہوے ہین اور اپنے فرزندون کے حق مین بد بخت و سعد کے نگران ہوتے ہین اور تقدیر الٰہی کا خیال نہین کرتے اس سے ہماری غرض یہ نہین کہ بالکل فکر عیال چہوڑ بیٹہین اور ان کی نفقہ رسانی کی فکر نہ کرین بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ انسان فرمان الٰہی پر کمر بستہ ہے اور بعد ادای فرض الٰہی کسب حلال مین مشغول رہے اور زیادہ تر کوشش پنج بین رہے کہ خدا رزق رسان

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین باہتمام محمد شریف صاحب